سوال

(99) امام اپنی قرأت میں سمن آیات سے زیادہ پڑھ کر بھول گیا اور مقتدی نے لقمہ دے دیا وہ نماز مکروہ ہوئی یا نہیں۔

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

امام اپنی قرأت میں تین آیت یا اس سے زیادہ پڑھ کو بموجب متشابہ بھول گیا ہے۔ اگر مقتدی اس کو لقمہ دے تو آیا وہ نماز مکروہ ہو جاتی ہے یا نہیں؟ گل فردوسی والے نے مکروہ لکھا ہے۔ ہمارا یقین و عمل حدیث پر ہے۔ لہٰذا حدیث کی روشنی میں جواب عطا فرمایا جائے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

امام نماز فرض میں قرأت قرآن شریف میں کہیں بھول جائے تو مقتدی کا اس کو لقمہ دینا جائز ہے، مطلقاً خواہ امام تین آیات پڑھ چکا ہو یا کم وبیش، اور اس بات کی کوئی دلیل قرآن و حدیث سے ثابت نہیں ہے کہ اگر تین آیات پڑھ کر امام پر قرأت متشبہ ہو جائے تو پھر لقمہ دینے سے نماز مکروہ ہو جاتی ہے بلکہ حدیث نبوی علیٰ صاحبہا التحیة والسلام سے اطلاق ثابت ہے۔

وعن ابن عمران النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی صلٰوة فقرأفیھا فلبس علیہ فلما انصرف قال لأبی اصلیت معنا؟ قال نعم۔ قال فما منعک رواہ ابوداؤد وفی روایة ابن حبان قال فما منعک ان تفتحھا علی وقال الحافظ وقد صح عن ابی عبدالرحمن السلمی قال قال علیؓ اذا استطعمک الامام فاطعمہ عن مسور بن یزید المالکی قال صلی رسول اللہ علیہ وسلم فترک اٰیة فقال لہ رجل یا رسول اٰیة کذا وکذا قال فھا ذکر تھنیھا رواہ ابوداؤد وعبداللہ بن احمد فی مسند ابیہ۔

عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نماز میں اونچی قرأت پڑھی تو آپؐ پر قرأت مشتبہ ہوگئی۔ پس جب نماز سے فارغ ہوئے تو ابی کو کہا کہ تو نے ہمارے ساتھ نماز پڑھی ہے؟ اس نے کہا، ہاں! تو آپ نے فرمایا پس کس چیز نے روکا تجھ کو (لقمہ دینے سے)؟ روایت کیا اس حدیث کو ابوداؤدؒ نے ابن حبانؒ کی روایت میں (یوں) ہے کہ آپؐ نے فرمایا! پس کس چیز نے روکا تجھ کو کہ تو بتلاتا مجھ کو، اور حافظ ابن حجرؒ نے کہا کہ ابو عبدالرحمن سلمیؒ سے مروی ہے کہ اس نے کہا کہ فرمایا علی رضی اللہ عنہ نے کہ جب امام تجھ سے لقمہ چاہے تو تو اس کو بتلا دے۔ مسور بن یزید مالکیؒ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں ایک آیت چھوڑ دی تو ایک شخص نے عرض کی کہ یا رسول اللہ، فلاں آیت (آپ چھوڑ گئے، آپؐ نے فرمایا، پس کیوں نہ یاد دلائی تو نے مجھ کو، روایت کیا ہے اس حدیث کو ابوداؤد نے اور عبداللہ بن احمد نے اپنے والد کی مسند میں اور حدیث: یا علیؓ لا تفتح علی الامام فی الصلٰوة۔ اے علیؓ نہ لقمہ دے تو امام کو نماز میں۔ کی اسناد میں حارث اعور ہے۔ قال المنذری والحارث الاعور قال غیر واحد من الائمة انہ کذاب منذری نے کہا کہ کئی اماموں نے حارث اعور کو کذّاب کہا ہے۔

اور گُل فردوسی وغیرہ کا قول کراہت نماز پر بلا دلیل ہے: وتقیید الفتح بان یکون علی امام لم یؤد الواجب من القراة الجھریة والادلة قد دلت علی مشروعیة الفتح مطلقاً فعند نسیان المام الایة فی لاقرأة الجھریة یکون الفتح علیہ بتذکیرہ تلک الایة کما فی حدیث الباب وعند نسیانہ لغیرھا من الارکان یکون الفتح بالتسبیح للرجال والتصفیق للنساء منتقی الاخبار مع شرحہ نیل الاوطار۔

بعض لوگوں نے جو قید لگائی ہے کہ لقمہ اس امام کو دینا چاہیے جو قرأت بقدر واجب نہ پڑھ چکا ہو اور پچھلی رکعت میں ہوا اور قرأت بھی جہریہ ہو تو اس کی کوئی دلیل ان کے پاس نہیں ہے بلکہ دلائل صحیحہ سے یہی معلوم ہوتا ہے، کہ لقمہ دینا مطلقاً جائز ہے۔ بغیر کسی شرط کے پس وقت بھولنے امام کے آیت کو قرأت جہریہ میں لقمہ بعینہ اسی آیت کے یاد دلانے سے ہو گا۔ جیسا کہ اسی باب کی حدیث میں ہے اور اگر کسی اور قسم کا نسان ہو تو لقمہ مردوں کے لیے سبحان اللہ کہنے سے ہو گا اور عورتوں کے لیے تالی بجانے سے۔

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 2 ص 96-97